معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

ایمان کا ایک تقاضا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ـــــ ۱ ـــــ

عَنۡ قَيۡسٍ، قَالَ: قَامَ أَبُوۡ بَكۡرٍ،[1] فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثۡنٰى عَلَيۡهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمۡ تَقۡرَءُوۡنَ هٰذِهِ الۡآيَةَ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ،[2] [قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَضَعُوۡنَ هٰذِهِ الۡآيَةَ عَلٰى غَيۡرِ مَوۡضِعِهَا][3]، وَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، يَقُوۡلُ: "إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمۡ يَأۡخُذُوۡا عَلٰى يَدَيۡهِ، [وَالۡمُنۡكَرَ فَلَمۡ يُغَيِّرُوۡهُ][4] أَوۡشَكَ أَنۡ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ".

قیس سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگو، تم اِس آیت کی تلاوت کرتے ہو کہ ’’ایمان والو، تم اپنی فکر کرو، تم راہ ہدایت پر ہو تو جنھوں نے گم راہی اختیار کرلی ہے، وہ تمھارا کچھ نہیں بگاڑیں گے۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے،

پھر وہ تمھیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو'۔ فرمایا: لوگ اِس آیت کو غلط جگہ پر رکھ کر اِس کا مدعا بیان کرتے ہیں[1]۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ظالموں کو دیکھیں اور اُن کا ہاتھ نہ پکڑیں اور منکرات کو دیکھیں اور اُن کے ازالے کی کوشش نہ کریں[2] تو اندیشہ ہے کہ اللہ سب کو سزا کے لیے پکڑ لے گا[3]۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ آیت کا محل تو مسلمانوں کے لیے اس تسلی کا ہے کہ حق پہنچانے اور حق نصیحت ادا کر دینے سے زیادہ اُن کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، اُن کے مخاطبین نہیں مانتے تو اِس پر وہ مسئول نہیں ٹھیرائے جائیں گے، مگر لوگ اِسے دعوت و تبلیغ، تعلیم و تلقین اور نہی عن المنکر ہی سے سبک دوشی کے معنی میں لے رہے ہیں، جو کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

۲۔ یعنی اپنے دائرۂ اختیار اور اپنی استطاعت کے لحاظ سے روکنے اور اُس کی جگہ خیر و صلاح پیدا کر دینے کی کوشش نہ کریں۔

۳۔ یعنی اُن کو بھی جو ظلم و عدوان اور منکرات کے مرتکب ہو رہے تھے، اور اُن کو بھی جو اُنھیں روکنے کے بجائے اُن سے بے پروا ہو کر بیٹھے رہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۳۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے۔

مسند احمد، رقم ۲۹۔ سنن ترمذی، رقم ۲۰۹۴، ۳۰۰۲۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۳۷۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۸۔ مسند حمیدی، رقم ۳۔ مسند بزار، رقم ۵۳، ۵۴، ۱۱۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۲۱، ۱۲۴۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۹۹۱، ۹۹۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۸۵۷۷۔

۲۔ المائدہ ۵: ۱۰۵۔

۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۸۔

۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۲۴۔

۲

حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ[1]، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ؟ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ".

ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا کہ اِس آیت کے بارے میں آپ کی کیا راے ہے: ''ایمان والو، تم اپنی فکر کرو، تم راہ ہدایت پر ہو تو جنھوں نے گم راہی اختیار کر لی ہے، وہ تمھارا کچھ نہیں بگاڑیں گے۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے، پھر وہ تمھیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو''؟ اُنھوں نے کہا: خدا کی قسم، تم نے اِس کے بارے میں ایک جاننے والے ہی سے پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اچھی باتوں کی تلقین کرو، اور بری باتوں سے روکو اور اپنی یہ ذمہ داری پوری کرتے رہو، یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگوں نے اپنی لگام حرص کے ہاتھ میں دے دی ہے اور خواہشات کی پیروی کی جا رہی ہے اور دنیا ترجیح پا چکی ہے اور ہر راے رکھنے والا اپنی ہی راے پر نازاں ہے تو اُس وقت، البتہ اپنی ذات کی فکر کرو اور عوام سے دور رہو[1]، اِس لیے کہ تمھارے آگے پھر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

صبر کے دن ہیں،[2] جن میں صبر ایسا ہی مشکل ہوگا، جیسے ہاتھ میں انگارا پکڑ لیا جائے۔ اُن میں عمل کرنے والے کے لیے وہی اجر ہے جو تمھارے پچاس عمل کرنے والوں کو[3] ملے گا۔

۱۔ یعنی آیت کا مدعا وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو کہ لوگوں کے خیر وشر سے بے نیاز ہو کر بس اپنی ہی فکر کرنی چاہیے، ہرگز نہیں۔ اُنھیں ہر حال میں نیکی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنا چاہیے۔ یہ ذمہ داری اُسی وقت ختم ہوتی ہے، جب بگاڑ اِس حد تک بڑھ جائے کہ کسی سے کچھ کہنے سننے کی گنجایش ہی باقی نہ رہے۔ اُس وقت، البتہ لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ کر اپنی فکر کرنی چاہیے، ورنہ اندیشہ ہے کہ فساد پیدا ہوگا یا آدمی بتدریج خود بھی اُنھی کا رنگ ڈھنگ اختیار کر لے گا۔

۲۔ یعنی اِس امتحان کے دن ہیں کہ آدمی نیکی اور خیر پر ثابت قدم بھی رہے اور اپنے گردوپیش میں بگاڑ کو دیکھ کر کوئی ایسا اقدام بھی نہ کرے جو معاشرے میں فساد پیدا کر دینے کا باعث ہو سکتا ہو۔

۳۔ یعنی زمانۂ رسالت کے مسلمانوں میں سے پچاس عمل کرنے والوں کو۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح ابن حبان، رقم ۳۸۵۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

سنن ترمذی، رقم ۳۰۵۸۔ سنن ابو داؤد، رقم ۴۳۴۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۱۴۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۹۹۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۹۱۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۱۹۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی رقم ۱۸۰۶۶۔

۳

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، قَبْلَ الصَّلَاةِ، مَرْوَانُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ:[1] أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ[2] فَبِلِسَانِهِ،

فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ".

طارق بن شہاب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا، وہ مروان تھا۔ اُس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: خطبہ سے پہلے نماز پڑھی جائے گی، اِس پر مروان نے جواب دیا: اب وہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے جو اِس موقع کے لیے مقرر تھا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو کہا: اِس شخص نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی[1]۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص برائی دیکھے[2] تو اُسے چاہیے کہ ہاتھ سے اُس کا ازالہ کرے۔ پھر اگر اِس کی ہمت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اُسے ناگوار سمجھے اور یہ ایمان کا ادنیٰ ترین درجہ ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے دائرۂ اختیار سے باہر یہ اِسی کا مکلّف تھا کہ حق بات کہہ دے، اِس سے زیادہ اِس کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔ چنانچہ جو ممکن تھا اور جس کے لیے کوئی شخص اللہ کے ہاں جواب دہ ہو سکتا تھا، وہ کام اِس شخص نے کر دیا ہے۔

۲۔ یعنی اپنے دائرۂ اختیار میں کوئی برائی دیکھے۔ آگے درجات کا بیان دلالت کر رہا ہے کہ روایت کا حکم اُسی دائرے سے متعلق ہے جس میں کوئی شخص برائی کو ہاتھ سے روک دینے کا مکلّف ٹھیرایا جا سکتا ہے، ورنہ یہ کہنے کے کوئی معنی نہیں ہیں کہ وہ اگر ایسا نہ کر سکا تو ایمان کے دوسرے، تیسرے یا ادنیٰ ترین درجے میں چلا جائے گا۔ یہ بات اُسی صورت میں کہی جا سکتی ہے، جب کہ وہ حکم کا مکلّف ہو اور محض ہمت اور حوصلے کی کمی اُس پر عمل نہ کرنے کا باعث بن جائے۔ روایت میں 'فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ' کا ترجمہ ہم نے اِسی بنا پر 'ہمت نہ ہو' کے الفاظ میں کیا اور اِس طرح واضح کر دیا ہے کہ استطاعت سے مراد یہاں وہ استطاعت نہیں ہے جس سے آدمی کسی کام کا مکلّف ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک اُسی اصول کا اطلاق ہے جس کی صراحت اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کے بارے میں خود فرمائی ہے کہ 'لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا' (اللہ تعالیٰ کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا)۔ چنانچہ یہی اصول ہے، جس کی بنا پر کسی پیغمبر کو بھی اِس کی اجازت نہیں دی گئی کہ برائی کو دیکھ کر وہ تذکیر و نصیحت سے آگے کسی کے خلاف کوئی اقدام کرے۔ ارشاد

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فرمایا ہے:

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ، لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ. ’’(اے پیغمبر)، تم یاددہانی کرنے والے ہی ہو، تم اِن پر کوئی داروغہ نہیں ہو۔‘‘ (الغاشیہ ۸۸: ۲۱-۲۲)

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد، رقم ۱۱۲۸۰، ۱۱۶۵۹۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۹۱۴۔ سنن ترمذی، رقم ۲۰۹۸۔ سنن ابو داؤد، رقم ۹۶۵، ۳۷۷۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۲۶۵، ۴۰۱۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۹۴۸، ۴۹۴۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۹۹۶، ۱۱۹۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۰، ۳۱۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۵۷۲۳، ۱۳۴۶۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۵۷۲۳، ۱۳۴۶۸، ۱۸۵۶۹۔

۲۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۵۶۴۹ میں اِس جگہ ’فَلْيَفْعَلْ‘ ’’اُسے چاہیے کہ روکے‘‘ کا اضافہ نقل ہوا ہے۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۹۴۹ میں منکر کو روکنے کی اِن تینوں حالتوں کے بعد ’فَقَدْ بَرِئَ‘ نقل ہوا ہے، یعنی (اگر اُس نے ایسا کیا) تو وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہو گیا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۴

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،[۱] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ، يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ، حَبَّةُ خَرْدَلٍ“.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا کہ جس کی امت میں اُس کے ایسے شاگرد اور ساتھی نہ ہوں جو اُس کے طریقے پر چلتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہوں۔ پھر اِن لوگوں کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زبان سے کہیں گے اور کریں گے نہیں، بلکہ وہ کچھ کریں گے، جس کا حکم اُنھیں نہیں دیا گیا۔ پھر جو ہاتھ سے اُن کا مقابلہ کرے، وہ مومن ہے۔ اور جو زبان سے کرے، وہ بھی مومن ہے۔ اور جو دل میں برا جانے، وہ بھی مومن ہے۔ اِس کے بعد، البتہ رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔[1]

۱۔ یہ وہی مضمون ہے جس کی وضاحت ہم نے اوپر تفصیل کے ساتھ کر دی ہے۔ سن رشد کو پہنچنے کے بعد اللہ کا قانون یہی ہے کہ آدمی کسی عورت کا شوہر اور اِس کے نتیجے میں بچوں کا باپ بنے۔ بنی آدم کی یہ دونوں حیثیتیں دین و فطرت کی رو سے اُن کا ایک دائرۂ اختیار پیدا کرتی ہیں۔ ایمان کا یہ تقاضا کہ برائی کو ہاتھ سے روک دیا جائے، اِسی دائرے سے متعلق ہے۔ اِس دائرے سے باہر اگر اِس طرح کا کوئی اقدام کیا جائے گا تو یہ جہاد نہیں، بلکہ بدترین فساد ہوگا، جس کے لیے دین میں ہرگز کوئی گنجایش ثابت نہیں کی جا سکتی۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے۔

مسند احمد، رقم ۴۲۲۸، ۴۲۵۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۲۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۱، ۸۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۸۵۶۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۳۴۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۶۶۹۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، علی بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم، (د.ت). **معرفة الصحابه**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ / ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرىٰ.** ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرىٰ.** ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org